السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک نوجوان ہوں' میرے والد میرے اور میرے بھائیوں کے اخراجات برداشت کرتے ہیں' مگر میرے والد کا سودی بینکوں سے لین دین ہے ۔ کیا میرے لیے اپنے والد کے مال کو استعمال کرنا جائز ہے جب کہ میں ابھی طالب علم ہوں ؟ اور کیا اس مال سے شادی کرنا اور دینی کتب خریدنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے تو یہ معلوم کریں کہ ان بینکوں کے ساتھ آپ کے والد کا لین دین کس قسم کا ہے ۔ اگر انہوں نے محض امانت کے طور پر اپنی رقوم بینکوں میں رکھی ہیں اور ان پر وہ سود نہیں لیتے تو بوقت ضرورت یہ جائز ہے اور اگر وہ ان کے ساتھ کاروبار میں شریک ہیں یا ان سے سود پر قرض وغیرہ لیتے ہیں تو یہ بالکل سود ہے ۔ تو اس صورت میں اولاً تو آپ ان کو سمجھائیں کہ یہ لین دین صحیح نہیں ۔ اس سودی معاملے کی بابت سمجھائیں (کہ یہ لین دین صحیح نہیں ہے) اور ان کو اس کے انجام بد سے ڈرائیں ' نیز (انہیں یہ بھی بتائیں کہ) سود سے برکتیں ختم ہوجاتی ہیں ۔ اگر وہ رجوع کر لیں اور توبہ کر لیں تو ماضی میں جو ہوا سو ہوا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور اگر وہ اصرار کریں ' بات نہ مانیں یا یہ دعویٰ کریں کہ یہ سود نہیں ہے یا یہ کہیں کہ وہ کوئی اور کام نہیں کر سکتے یا اس طرح کے دیگر حیلے بہانے کریں تو پھر آپ کوشش کریں کہ ان کی غیر سودی کمائی کو اپنے استعمال میں لائیں ' یا اگر ممکن ہو تو ان کی کمائی سے مکمل طور پر پرہیز اور اجتناب کریں اور اگر آپ ان کے ساتھ رہنے سہنے اور ان کے مال کو کھانے کے لیے مجبور و بے بس ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ' لیکن اپنے دل میں اسے ناپسند کریں اور اس سے بچنے کے لیے پوری کوشش کریں ۔ اسی طرح اگر آپ اس مال سے شادی کرنے یا کتب خریدنے کے لیے مجبور و مضطر ہوں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ضرورت کے خاص احکام ہوتے ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص229

محدث فتویٰ